فیوض الرحمٰن

اردو ترجمہ

تفسیر روح البیان

شیخ القرآن والحدیث فیض ملت حضرت علامہ مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

مکتبہ اویسیہ رضویہ
سیرانی روڈ بہاولپور

فیوض الرحمٰن

اردو ترجمہ

تفسیر روح البیان

مصنف

سراج العلماء زبدۃ الفضلاء حضرت مولانا شیخ اسماعیل حقی قدس سرہ

مترجم

شیخ القرآن والحدیث فیض ملت حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

ناشر: مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور (پاکستان)

کہ وہ اس راز کو ظاہر فرماتی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا شوقِ دیدار درحقیقت دیدارِ الٰہی کا شوق تھا لولا ان ربطنا علیٰ قلبھا اگر ہم ان کے قلب کو مضبوط نہ کرتے یعنی اگر دوبارہ یاد نہ دلاتے کہ فرعون کے ہاتھ میں چلے جانے سے کیوں گھبراتی ہو جبکہ ہم نے وعدہ کیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام واپس تیرے ہاں آئیں گے اور پھر وہ بڑے ہو کر رسول اور پیغمبر بنیں گے لتکون من المؤمنین اور ہم مذکورہ لطف و کرم کیا تاکہ وہ بی بی وعدۂ الٰہی پر یقین کرنے والوں سے ہو۔ وعدۂ الٰہی سے۔ انا رادوہ الیك الخ مراد ہے اور مؤمنات کے بجائے مومنین کہنا تغلیباً ہے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ ایمان بھی عطیۂ الٰہی ہے اس لیے کہ انہیں وحی (الہام) کے ذریعے اوّلاً اور ربطِ قلب بالتذکر ثانیاً نوازنا عطیۂ ایزدی نہیں تو اور کیا ہے۔ وقالت اور موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے کہا لاختہ موسیٰ علیہ السلام کی بہن کو لابنتھا نہ کہا تاکہ اسے محسوس ہو کہ اخوۃ کا تقاضا یہی ہے کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے متعلق جان کی بازی لگائے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کا نام

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کا نام مریم بن عمران تھا۔ یہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام تھا اور ان کے والد کا نام بھی عمران تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کے شوہر کا نام غالب نبی یوشا تھا۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ صحیح تر یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کا نام کلثوم تھا اس کا نام مریم بتانا غلط ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نکاح ہمارے نبی پاک علیہ السلام کیساتھ

حضرت الزبیر بن بکار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے جبکہ وہ بیمار تھیں اور آپ نے فرمایا اے خدیجہ تمھیں معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے بہشت میں میرا نکاح مریم بنت عمران سے اور اُم کلثوم اخت موسیٰ علیہ السلام اور آسیہ زوجہ فرعون سے کر دیا ہے اور تم بھی ان کے ساتھ ہو گی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کیا اس کی خبر آپ کو اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں مجھے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بالرفاء و البنین یعنی مبارک باد۔

فائدہ: کلثوم وہی بی بی ہے جس نے اپنے چچازاد قارون کو علم کیمیا سکھایا یہ الفاظ بھی مذکورہ حدیث شریف کے ہیں اور اُس وقت حضرت خدیجہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشتی انگور بھی کھلایا۔

تحقیق الرفاء والبنین

الرفاء والبنین سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا مقصد یہی تھا کہ آپ نے دولہن لے لی دراآنحالیکہ آپ التئام واتفاق سے متلبس ہیں یہ زمانۂ جہالت میں ایک دُعا تھی جو نہی دولہن کے حصول کے بعد دولہا کو کہی جاتی اس سے موافقت و ملاءمت مراد ہے یہ دراصل رفأت الثوب سے ہے یہ اُس وقت بولتے ہیں جب کوئی ایک کپڑے کو دوسرے کپڑے سے ملاتے۔

مسئلہ: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے یہ کلمات زمانۂ جاہلیت کے ورود نہی سے پہلے کہے تھے۔

(کذا فی انسان العیون)

فائدہ: نیز انسان العیون میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان تینوں عورتوں کو محفوظ رکھا کہ کوئی بھی ان کے ساتھ جماع نہ کر سکا چنانچہ آسیہ کے لیے مشہور یہی ہے کہ جب آسیہ کو کہا گیا کہ تیرا نکاح فرعون کے ساتھ ہونا ہے تو اُس نے کراہت کا اظہار کیا اور والد کو صاف جواب دیا لیکن مجبوراً نکاح ہو گیا اور فرعون نے اس نکاح میں بہت زیادہ مال خرچ کیا لیکن جب پہلی شب فرعون کے ہاں بھجوائی گئیں فرعون نے جماع کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے قادر نہ ہونے دیا۔ اسی طرح اس کے ساتھ بارہا ایسے ہوا بالآخر اس بات پر راضی ہوا کہ حضرت آسیہ کو صرف گاہے گاہے دیکھ لیا کرے گا اور حضرت مریم کے لیے بھی منقول ہے کہ ان کا چچا زاد یوسف نجار سے نکاح ہوا لیکن وہ بی بی سے مجامعت نہ کر سکا اور بی بی نے یہ نکاح بھی اسی مجبوری سے کیا کہ بی بی صاحبہ نے مصر جانا تھا تو اکیلے جانے کے بجائے یوسف نجار سے نکاح کر کے صاحبزادے کو مصر لے گئیں اور وہاں بارہ سال بسر کر کے واپس شام کے ملک میں گئیں اور وہیں پر ناصرہ میں قیام کیا اور بی بی کلثوم اخت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق کوئی ذکر نہیں ہوا۔

فائدہ: اس سے مسئلہ واضح ہو گیا کہ بی بی زلیخا کا نکاح واقعی حضرت یوسف علیہ السلام سے ہوا یہ علیحدہ بات ہے کہ مخالفین یہاں بھی یہی کہہ کر ٹھکرا دیں کہ ہم رُوح البیان کی روایت کو نہیں مانتے۔[ل]

قصیہ یہ قص اثرہ قصا وقصصا کا امر بمعنی **تتبعہ** ہے یعنی اس کے پیچھے لگ کر اس کی خبر گیری کر۔ چنانچہ والدہ کے کہنے پر کلثوم فرعون کے گھر آئی۔ **فبصرت بہ** تو اپنے بھائی کو دیکھا۔ **عن جنب** دُور سے یہ جنبتہ و اجنبتہ سے ہے بمعنی **ذھبت عن ناحیۃ وجنبہ** اسی سے الجنب ہے اور وہ اس سے اس لیے موسوم ہے کہ جنب میں بندہ نماز اور قرآن مجید کے ہاتھ لگانے

ل۔ اضافہ از اویسی غفرلہٗ (تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کی تصنیف "نکاح زلیخا")